غزل

جناب قیس رام پوری

اُنھیں کو، ہاں بس اُنھیں کو اے قیس منزلِ زندگی ملے گی
مصیبتوں کے ہجوم میں بھی لبوں پہ جن کے ہنسی ملے گی

اگر اُجالوں کی ہے تمنا، نہ بجھنے پائے چراغ دل کا
کہ دل میں جب روشنی نہ ہوگی تو ہر طرف تیرگی ملے گی

قسم ہے تم کو مرے مقدر کی یوں سنوارو نہ اپنی زلفیں
مجھیں اگر الجھنیں نہ دوگے تو پھر کہاں زندگی ملے گی

قفس کی تاریک خلوتوں پر ہیں معترض کیوں یہ اہلِ دنیا
چمن میں بھی آشیاں جلیں گے تو پھر کہیں روشنی ملے گی

میں تیری آنکھوں کے آسرے پر ہی میکدہ سے اٹھا تھا لیکن
یہ کیا خبر تھی کہ تیری آنکھوں سے اور بھی تشنگی ملے گی

یہ لوگ جو خندہ زن ہیں مجھ پر انھیں کچھ اس کی خبر نہیں ہے
کہ میری رودادِ گمرہی سے زمانے کو رہبری ملے گی

ہمارا کیا ہے کہ سن ہی لیں گے سیاہ راتوں کے کچھ تقاضے
یہ تم بتاؤ کہ کیا کروگے اگر تمھیں چاندنی ملے گی